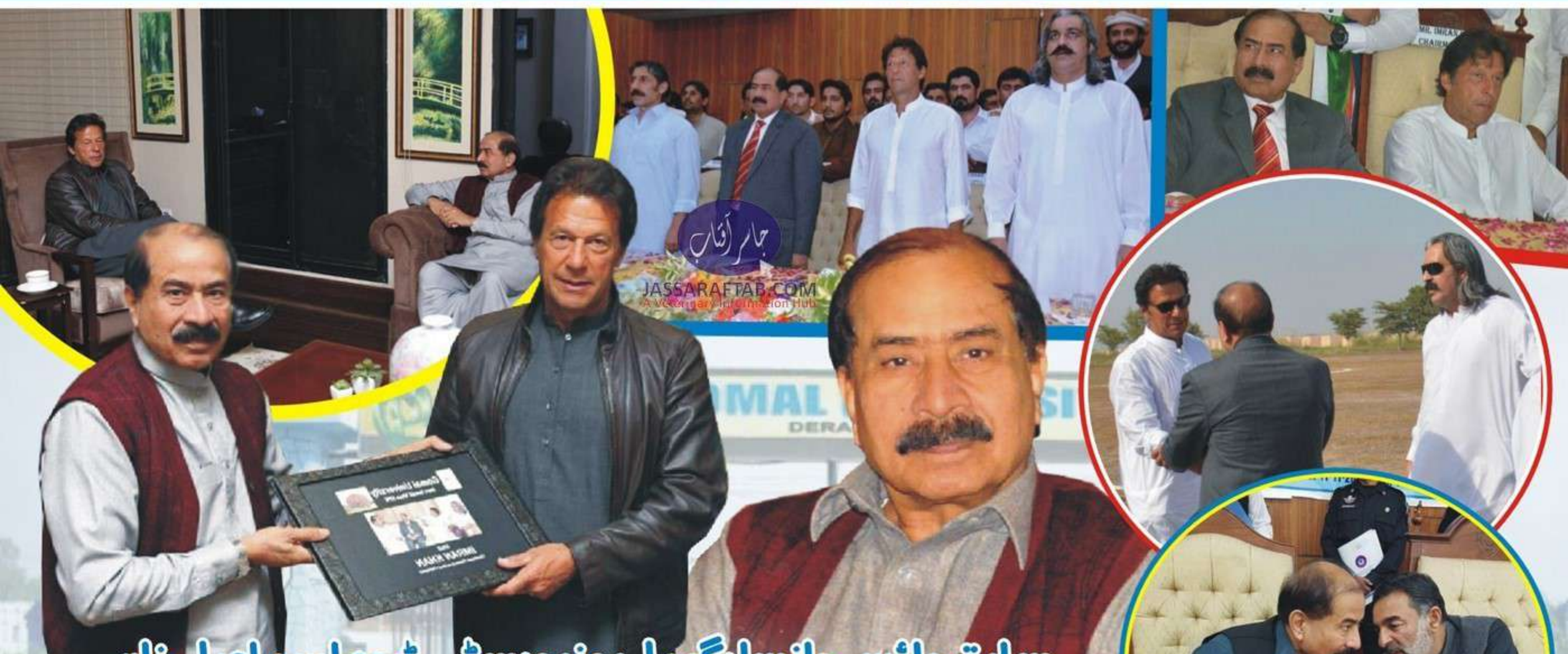

سابق وائس چانسلر گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

پروفیسر ڈاکٹر محمد سرور کی خصوصی و تفصیلی گفتگو

مالی، انتظامی، ترقیاتی اور تعلیمی اقدامات کی بدولت یونیورسٹی کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا

ڈیرہ اسماعیل خان (جاسر آفتاب ڈاٹ کام) جب 28 جولائی 2016 کو میں نے گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان کے وائس چانسلر کا چارج سنبھالا تو یونیورسٹی متعدد مسائل کا شکار تھی اور اس کا نظام بری طرح متاثر تھا۔ عرصہ دراز سے سروسز سے متعلقہ قوانین زیر التوا تھے۔ گورننس کے حالات انتہائی ناقص تھے۔ رجسٹرار، کنٹرولر ایگزیمینیشن، ڈائریکٹر فنانس، ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، ڈائریکٹر گریجویٹ سٹڈیز اینڈ ریسرچ، ڈائریکٹر کوالٹی ایشورنس، ڈائریکٹر ORIC اور پراجیکٹ ڈائریکٹر سمیت اہم عہدے خالی تھے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر ڈاکٹر محمد سرور سابق وائس چانسلر گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان نے خصوصی گفتگو میں کیا۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ مارچ 2020 تک 5 سال کے لئے ہر قسم کی تقرریوں پر مکمل پابندی تھی۔ یونیورسٹی کی معمولی آمدنی اور فنڈز کی کمی کے باعث شدید مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ ناقص تعلیمی اور تحقیقی معیار، غیر معیاری تعلیم، ٹائمنگ کی عدم پابندی، کلاسز پر توجہ عدم توجہی کے کلچر اور ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر، ایم بی اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی ڈگری پروگراموں کے قواعد وضوابط کی عدم موجودگی نے یونیورسٹی کے ماحول کو بری طرح متاثر کر دیا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ نان ٹیچنگ سٹاف کی ضرورت سے زیادہ تعداد، ٹیچنگ فیکلٹی کی کمی، ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف ایسوسی ایشنز کی شکل میں غیر قانونی پریشر گروپس، طلباء کی مختلف تنظیموں اور ڈیفالٹر سٹوڈنٹس کی بڑی تعداد کے باعث یونیورسٹی کی فعالیت بری طرح متاثر تھی۔ ہاسٹلز کی بری حالت اور سہولیات کی عدم دستیابی، یونیورسٹی لائبریری میں نصابی کتب کی کمی، یونیورسٹی کے رہائشی علاقے میں صفائی کا ناقص انتظام، بنجر کھیل کے میدان، کھیلوں کی سہولیات کی عدم دستیابی اور طلبہ کیلئے انتہائی ناکافی غیر نصابی سرگرمیوں نے سیکھنے کے عمل کو انتہائی حد تک گرا دیا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ یونیورسٹی کے احاطے میں شجر کاری انتہائی کم تھی۔ یونیورسٹی میں کوئی باٹنیکل گارڈن نہیں تھا۔ نئی انجینئرنگ فیکلٹی عمارت، ایڈمن بلاک، فزکس بلڈنگ، انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل سائنسز بلڈنگ، ورکس ڈیپارٹمنٹ بلڈنگ، یونیورسٹی فار وال، سیکیورٹی ٹاورز اور سڑکوں سمیت ترقیاتی منصوبوں کی تعمیل/تکمیل میں ایک سے ڈیڑھ سال تک کی تاخیر ہو چکی تھی۔ سٹوڈنٹس ٹرانسپورٹ کیلئے موجود اکثر بسیں بند تھیں۔

ان کا کہنا تھا کہ ان حالات میں یونیورسٹی کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ایک مشکل کام تھا۔ انہوں نے کہا کہ بلاشبہ مجھ سے پہلے وائس چانسلرز نے بھی یونیورسٹی کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن بدقسمتی سے ان کو حل نہیں کیا جا سکا۔ میں نے اسے ایک چیلنج کے طور پر قبول کیا اور گومل یونیورسٹی کے دہائیوں سے حل نہ ہونے والے بنیادی مسائل کے حل کے لئے اقدامات اٹھائے۔

انتظامی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ گومل یونیورسٹی کے سروس رولز اور دیگر قواعد وضوابط کی منظوری ایک دیرینہ مسئلہ رہا تھا۔ باقاعدہ اور اچھے انداز سے تبادلہ خیال کرنے والے رجسٹرار کی عدم دستیابی نے صورتحال کو اور بگاڑ دیا تھا۔ یہ خلا ایک پرجوش اور متحرک ٹیم بنانے میں سخت مسائل پیدا کرتا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک قابل افسر کو جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد سے بطور رجسٹرار ڈیپوٹیشن پر لیا گیا۔

مالی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ فنڈز کی کمی، کم وسائل اور مالی بحران کی موجودگی میں مالی معاملات میں بہتری لانا ایک مشکل کام تھا۔ متعدد چیلنجز کے باوجود، متوازی کلاس متعارف کروا کر کیمپس میں طلباء کے اندراج کو 4500 سے بڑھا کر 14000 کر دیا گیا۔ ڈسٹنس لرننگ طلباء کی تعداد بھی گومل یونیورسٹی ڈسٹنس ایجوکیشن مراکز (DEC-GU) کے قیام کے ذریعے 900 سے بڑھا کر 12000 کر دی گئی۔ ان اقدامات کے نتیجے میں گومل یونیورسٹی کی اپنی مالی سالانہ آمدنی تین سال میں 430 ملین سے بڑھ کر 798.00 ملین ہو گئی۔ مستقل آمدنی کیلئے بلین ٹری سونامی پراجیکٹ کے تحت 2200 کنال میں پھیلے ہوئے رقبے پر 0.5 ملین درخت لگائے گئے۔ یونیورسٹی کی خوبصورتی کے منصوبے کے تحت 200 کنال میں ایک پھل کا باغ، تین ہزار پودوں پر مشتمل زیتون کا باغ، باٹنیکل گارڈن اور ایک لاکھ پودے مفت لگائے گئے تاکہ یونیورسٹی سرسبز اور ماحول دوست رہے۔

انہوں نے بتایا کہ کنٹرول ایگزیمینیشن اور ڈپٹی کنٹرولر ایگزیمینیشن کے دفاتر کو ضم کر دیا گیا۔ یونیورسٹی پبلک سکول اور یونیورسٹی کالج کو بھی ضم کر دیا گیا جس سے سالانہ نقصان 74.916 سے کم ہو کر 47.055 ملین روپے ہو گیا۔ اس سے سال 2018-19 میں کالج بریک ایون پر آ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹانک میں سب کیمپس کا آغاز کیا گیا۔ مزید گومل ویٹرنری کالج کو ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کی ایک مکمل فیکلٹی (FVAS) کا درجہ دیا گیا۔ اس فیکلٹی کے قیام سے نہ صرف یونیورسٹی کی مالی حالت میں بہتر آئی بلکہ اس نے امتحانات کے نظام کو زیادہ موثر، شفاف اور طالب علم دوست بنانے میں بھی مدد فراہم کی۔

انہوں نے کہا کہ سب کیمپس گومل یونیورسٹی ٹانک اس دور دراز ضلع کے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کی جانب اہم قدم تھا۔ اس کشیدگی والے علاقے میں اس طرح کی کامیابی حاصل کرنا ایک بہت ہی مشکل کام تھا۔ یہ کیمپس تین شعبوں (انگریزی، کمپیوٹر سائنس اور زوالوجی) پر مشتمل تھا۔ 300 سے زیادہ طلباء کے ساتھ یہ کیمپس سرکاری عمارت میں کامیابی کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس کے مستقل قیام کے لئے 500 کنال سرکاری اراضی بھی الاٹ ہو چکی تھی۔

انہو نے مزید کہا کہ سیکیورٹی اور میڈیا کی پالیسیاں متعارف کرانے سے نہ صرف یونیورسٹی کی سیکیورٹی بہتر ہوئی بلکہ یونیورسٹی کے کام کرنے کے ماحول کو بھی بہتر بنایا گیا۔ گومل یونیورسٹی میں میڈیا پالیسی پہلی بار متعارف کروائی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ قومی دن اور دیگر سرگرمیوں کو جوش و جذبے کے ساتھ منانے کے کلچر کو فروغ اور تقویت بھی دی گئی۔ نواب اللہ نواز خان چیئر کا قیام اور لاء کالج کا نام ان کے نام پر رکھنا بانی وائس چانسلر کی ویژن اور خدمات کا اعتراف تھا۔

پروفیسر سرور نے مزید بتایا کہ یونیورسٹی کے سابق طلباء کی ایسوسی ایشن کا قیام بھی عمل میں لایا گیا اور ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام میں اپنی یونیورسٹی کا احساس پیدا کرنے کے لئے "فرینڈز آف گومل یونیورسٹی" کا ایک نیا تصور پیش کیا گیا۔ اس روایت سے مقامی سیاست دانوں، پاک فوج، ضلعی اور صوبائی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو یونیورسٹی کے ساتھ تعلق استوار کرنے اور اس کے معاملات کو سمجھنے میں مدد ملی۔

گورننس کی بہتری کے حوالے سے انہوں نے مزید کہا کہ رجسٹرار، کنٹرولر ایگزیمینیشن اور ڈائریکٹر فنانس کے دفاتر کے قواعد وضوابط کو منظوری کے بعد نافذ کیا گیا تھا۔ اسی طرح یونیورسٹی کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر دیگر یونیورسٹیوں کے مساوی بنانے اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے سمسٹر سسٹم کے قواعد وضوابط ترتیب دیے گئے۔ اکیڈمک کونسل، گریجویٹ سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ، سنڈیکیٹ اور سینیٹ کے باقاعدگی سے اجلاسوں کے ذریعے گورننس کو بہتر بنایا گیا۔ مناسب یونیورسٹی ریسورس مینجمنٹ کیلئے فیکلٹی (انگریزی، اسلامیات اور کمپیوٹر سائنس وغیرہ) اور ڈیپارٹمنٹس (شماریات اور ریاضی) کو ریشنلائز کیا گیا جس کے نتیجے میں یونیورسٹی کی فعالیت میں اضافہ ہوا۔

تعلیمی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھرپور کوششوں کے بعد سمسٹر سسٹم کے قواعد وضوابط کو مرتب اور منظور کروانے کے بعد لاگو کیا گیا۔ اس سے یونیورسٹی گریجویٹس کے معیار میں بہتری آئی۔ پولیٹیکل اینڈ ایڈمنسٹریٹیو سائنسز، بزنس ایڈمنسٹریشن، سوئل اور انوائرنمنٹ سائنسز، لنگوسٹکس اینڈ ہومینیٹیز، نومیریکل سائنسز، اینیمل سائنسز اور انسٹی ٹیوٹ آف مائکروبیالوجی سمیت 7 انسٹیٹیوٹس قائم کیے گئے۔ اسی طرح بارہ نئے ڈیپارٹمنٹ بھی قائم کیے گئے جن میں اینیمل بریڈنگ اینڈ جنیٹکس، پولٹری سائنس، اینیمل نیوٹریشن، ڈیری سائنس، وائلڈ لائف، فشریز اینڈ ایکوا کلچر، بائیو سائنسز، پاکستان سٹڈیز، انٹرنیشنل ریلیشنز، سوشیالوجی، سرائیکی اور ڈیپارٹمنٹ آف پشتو شامل ہیں۔ اسی طرح بی ایس سی (آنرز) پولٹری سائنس، اینیمل سائنس، مائکروبیالوجی، وائلڈ لائف اور بی ایس سی (آنرز) فشریز اینڈ ایکوا کلچر جیسے پانچ نئے ڈگری پروگرام شروع کیے گئے۔ یونیورسٹی میں موجود ڈیپارٹمنٹس اور فیکلٹی کی بہتر پلاننگ سے 55 گومل یونیورسٹی ڈسٹنس ایجوکیشن مراکز (جی یو-ڈی ای سی) قائم کیے گئے۔ خیبر پختونخواہ میں پہلی دفعہ میڈیا سٹڈیز کیلئے گومل یونیورسٹی نے اپنا ٹی وی سٹوڈیو قائم کیا۔

انہوں نے مزید بتایا کہ کتاب بینی کے کلچر کو فروغ دینے کے لئے مین کیمپس میں چار کتاب میلے جبکہ ٹانک سب کیمپس میں ایک کتاب میلے کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر طلباء کو پچاس فیصد اور ڈیپارٹمنٹس کو 60 فیصد رعایت دی گئی تھی۔ مزید برآں طلباء اور اساتذہ کی سہولیات کے لئے سنٹرل اور ڈیپارٹمنٹل لائبریریوں کو اپ گریڈ بھی کیا گیا۔

تحقیقی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کا معیار بڑھانے کیلئے پی ایچ ڈی کمپری ہینسو امتحانات، سائیکوپسس رائیٹنگ اور تھیسس رائیٹنگ کے قواعد وضوابط ترتیب دیتے ہوئے گریجویٹ سٹڈیز اینڈ ریسرچ ڈائریکٹریٹ کو مستحکم کیا گیا۔ متعدد وجوہات اور رکاوٹوں کی وجہ سے گومل یونیورسٹی کی کسی بھی فیکلٹی کا کوئی ریسرچ پروجیکٹ نہیں تھا۔ اس راہ کو ہموار کیا گیا اور نوجوان فیکلٹی ممبران کو کمپیٹیو گرانٹ سسٹم کے تحت ریسرچ پراجیکٹس پیش کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اس کوشش سے 10 کے قریب ریسرچ پروجیکٹس حاصل کیے گئے جو کہ گومل یونیورسٹی کی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔ ہر منصوبے کے پرنسپل انوسٹی گیٹر کو دس ہزار روپے نقد انعام اور سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ تحقیقی لیبارٹریوں کو جدید ترین سازوسامان کے ساتھ مطلوبہ کیمیکلز کی ضروری فراہمی سے اپ گریڈ کیا گیا۔ اس طرح ریسرچ پروپوزل رائیٹنگ رجحان نے یونیورسٹی میں ریسرچ کلچر کو ترقی دینے اور تعلیمی و تحقیقی معیار کو بہتر بنانے میں مدد کی۔

طلبا کی سہولیات کے بارے انہوں نے بتایا کہ طلبا طویل عرصے سے ہی یونیورسٹی کا سب سے نظر انداز شدہ طبقہ تھا۔ بورڈرز کو بہتر معیار زندگی، معیاری خوراک اور جدید سہولیات مہیا کی گئیں۔ ہر ہاسٹل میں ایک عمدہ سٹڈی ہال قائم کیا گیا۔ ایک ترک شدہ عمارت کو طلباء کے ہاسٹل میں تبدیل کر دیا گیا جس میں لگ بھگ 100 سٹوڈنٹس کیلئے جگہ تھی۔ کھیلوں کی ثقافت اور صحت مند ماحول کو فروغ دینے کے لئے یونیورسٹی میں کھیلوں کی بہت سی سرگرمیاں شروع کی گئیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ جمنازیم قائم کیے گئے تھے۔ بہت سی کرکٹ پچیں لگائی گئیں۔ ہالز کے مابین مقابلوں کے انعقاد کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔ طلباء کو ایتھلیٹکس اور دیگر کھیلوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی گئی۔ طلباء اور ملازمین کو بہتر نقل و حمل کی سہولیات کی فراہمی پر توجہ دیتے ہوئے یونیورسٹی کے لئے نئی گاڑیاں خریدی گئیں۔ متعدد قسم کے جانوروں اور پرندوں کو پناہ دینے کیلئے مفت وائلڈ لائف پارک بھی قائم کیا گیا جس کا مقصد طلباء وطالبات کو تربیت فراہم کرنا اور عام لوگوں کو تفریح فراہم کرنا تھا۔ اس طرح کے حوصلہ افزا اور ترقی پسند اقدامات کے نتیجے میں طالب علموں کا اعتماد بحال ہوا۔

یونیورسٹی سیاست کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کو غیر سیاسی کرنا سب سے بڑا ایشو تھا۔ یونیورسٹی ملازمین پر مشتمل تنظیموں کے ساتھ ساتھ طلباء کی مختلف تنظیموں کی شکل میں مختلف پریشر گروپس موجود تھے۔ مسائل پیدا کرنے والے بہت سے سٹوڈنٹس کو یونیورسٹی سے نکالنے، فیکلٹی ممبران کو نوکری سے برخاست کرنے اور تنظیموں پر پابندی لگانے سے یونیورسٹی میں سکون کی فضا کو بحال کیا گیا۔

ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے ٹینیور کے دوران سول ورکس پر بھی بنیادی توجہ دی گئی۔ ترقیاتی سکیموں میں تیزی لائی گئی اور عوامی فنڈز کے صحیح استعمال کی غرض سے موثر، شفاف اور بروقت کام کی تکمیل کے لئے ایک پروجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ میگا پروجیکٹ کے تحت 890 ملین سے یونیورسٹی کے انفراسٹرکچر کو فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیپارٹمنٹ آف فزکس، ایڈمن بلاک، ڈائریکٹریٹ آف ورکس اور انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل سائنسز کی عمارتوں کی تعمیر کے ذریعے بہتر بنایا گیا۔ اس فہرست میں 100 طلباء کی کپیسٹی کے دو نئے سٹوڈنٹ ہاسٹل، 3 واٹر فلٹریشن پلانٹس، ایک روڈ نیٹ ورک، ایک ڈے کیئر سنٹر اور نو سیکیورٹی ٹاورز کے ساتھ مکمل باؤنڈری وال بھی شامل تھی۔ مزید پندرہ سٹڈی روم، تمام ہاسٹل میں وائی فائی کی سہولت، آؤٹ ڈور سپورٹس کمپلیکس اور جدید ترین جمنازیم مہیا کیا گیا۔ سونامی بلین ٹری پروجیکٹ کے تحت 200 کنال پر پھیلے والے بوٹینیکل گارڈن، فروٹ آرچرڈ اور پودے لگائے گئے۔

انہوں نے پاک فوج کے کردار کے سراہتے ہوئے کہا کہ قومی ادارے کے حیثیت سے پاک فوج نے یونیورسٹی کو بھرپور طریقے سے سپورٹ کیا۔ پاک فوج کے تعاون سے یونیورسٹی طلباء کے لئے ایک جمنازیم، یونیورسٹی سٹوڈنٹس کیلئے سہولت مرکز، آؤٹ ڈور سپورٹس کمپلیکس اور ڈے کیئر سنٹر قائم کیے گئے۔ 6.3 ملین روپے کی رقم سے یونیورسٹی کی متعدد بسوں کی مرمت کروائی گئی۔

انہوں نے مزید کہا کہ پاک آرمی نے یونیورسٹی کے سیکیورٹی کے نظام کو جدید اسلحہ کی فراہمی اور یونیورسٹی کے سیکیورٹی اہلکاروں کو تربیت سے مضبوط کیا۔ فوج نے طلباء اور اساتذہ کو ملک کے مختلف حصوں کے دورے کروائے اور انٹر ورسٹی مباحثوں کو سپونسر کیا۔ قومی کردار، امن، رواداری، قومی انضمام اور قیادت کے موضوعات پر سیمینار اور لیکچرز کا انعقاد بھی کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان اقدامات سے سٹوڈنٹس میں مثبت سوچ استوار ہوئی۔

انہوں نے ترقی کے اس سفر میں اپنی ٹیم اور ضلعی انتظامیہ کے تعاون کو بھی سراہا۔

For High Resolution File
Jassaraftab.com/prof-sarwar